نام کتاب : عین المعارف

مصنف : حضرت آسی غازی پوری

موضوع : شاعری

ناشر : ادارہ یادگار آسی غازی پوری ،
٦١١ ۔ اے قمر ھاؤس کراچی

اشاعت : اکتوبر ١٩٨٨ء

تقطیع : $\frac{١٨ \times ٢٣}{٨}$

:

صفحات : [redacted]

کاغذ : اعلیٰ

طباعت : نہایت معیاری

قیمت : ایک سو پچیس روپے

جونپور کی خانقاہ رشیدیہ کے سجادہ نشین اور صاحب حال صوفی حضرت شاہ محمد عبدالعلیم صاحب آسی (وفات : ٢ جمادی الاولی ١٣٣٥ ھ/ ٢ فروری ١٩١٧ء) سلسلہ تصوف کے ساتھ ساتھ سلسلہ تغزل میں بھی ایک منفرد مقام رکھتے ھیں ۔ دنیائے شعر و ادب میں حضرت آسی غازی پوری کے نام سے معروف ھیں اور اساتذہ میں شمار ھوتے ھیں ۔ ان کے معتقدین میں مجنوں گورکھ پوری اور فراق گورکھ پوری جیسے نقاد وشاعر شامل ھیں ۔ چنانچہ مجنوں پر اپنے مضمون میں فراق نے لکھا ہے :

,,آسی غازی پوری کے کلام کے بھی ھم دونوں عاشق تھے جسے لذت لے لے کر ایک دوسرے کو سناتے تھے اور جس پر دونوں مل کر

تبصرے کیا کرتے تھے ـ کئی برس بعد ایسا ہوا کہ میں کان پور سناتن دھرم کالج میں پروفیسر ہو گیا اور مجنوں جو اب بی ـ اے پاس کر چکے تھے گورکھ پور ہی میں تھے ـ ہم دونوں کے شعور اور وجدان کے باھمی ربط کا یہ کرشمہ تھا کہ بغیر ایک دوسرے کی خبر رکھے ہوئے ہم دونوں نے پچاس رباعیاں کہہ ڈالیں اور دونوں نے ایک دوسرے کو خط لکھا کہ آسی کی رباعیوں سے متأثر ہو کر یہ رباعیاں کہی گئی ہیں ـ ہم دونوں اب تک اس حسن اتفاق پر حیرت کرتے ہیں " ـ (رسالہ نقوش لاہور ، شخصیات نمبر جنوری ۱۹۵۵ء ص ۲۹٦ ـ)

ایک اقتباس مولانا محمد علی جوہر کا بھی ملاحظ ہو :

,,اس سفر ـ (بسلسلہ مقدمہ ، کراچ[redacted]) ـ میں رات کے طول طویل گھنٹے درود وسلام کی تسبیحیں پڑھتے پڑھتے گزار دئیے اور آسی غازی پوری کا یہ شعر سارے سفر میں برابر ورد زبان رہا .

وہاں پہنچ کے یہ کہنا صبا ، سلام کے بعد
تمہارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد
(قومی ڈائجسٹ، لاہور، اپریل ۱۹۸۸ء ص ١٦١)

دیوان آسی، ,,عین المعارف،، کی اولین اشاعت کے بارے میں شاہ محی الحق صاحب فاروقی نے مختلف شواھد کی بنا پر یہ اندازہ قائم کیا ہے کہ ۱۳۴۴ ھ/ ۲٦ ـ ۱۹۲۵ ہے سے کچھ ہی قبل ہوئی تھی ـ بعد ازاں غالباً ایک اشاعت او ر ہوئی جس کے سال کا تعین نہیں کیا جا سکا ـ یہ دونوں ایڈیشن ایک عرصے سے کم یابی کے اس درجے میں آگئے تھے جس کی سرحد یں نایابی سے مــلتی ہیں کہ حضرت آسی کے مرید باصفا وخلیفہ مجاز پیر طریقت مولانا سید عبدالشکور صاحب سادات پوری (وفات ۱۴۰۴ ھ/۱۹۸۴ء) کے فرزند پیــر زادہ سیــد

محمد منظر صاحب سادات پوری نے ، جو کراچی کے کاروباری حلقوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، نیز کراچی میں اہل سنت و جماعت کے منفرد ادارے دارالعلوم نوریہ رضویہ ٹرسٹ کی روح رواں ہیں، اپنے والد مرحوم کی دیرینہ خواہش کے احترام میں کراچی سے اس کی حالیہ نفیس اشاعت کا اہتمام کیا ۔ طباعت کے اعلیٰ معیار کا جس حد تک خیال رکھا گیا اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک بار مکمل دیوان کی کتابت اس لئے ضائع کر دی گئی کہ کتابت گھٹیا اور اغلاط سے پر تھی ۔ از سر نو کتابت تصحیح اور طباعت سے متعلق جملہ امور بالآخر شاہ محی الحق صاحب فاروقی کے سپرد ہوئے جو حضرت آسی سے برادری کا رشتہ رکھتے ہیں اور ان کی شاعری کے عشاق میں سے ہیں ۔ فاروقی صاحب نے کمال محنت و عقیدت سے پرانی شراب کو نئے آبگینے میں سجایا ۔ کلام آسی میں جو متبادل الفاظ وغیرہ پرانی اشاعت میں جابجا حاشیے پر مذکور تھے انھیں جدید انداز میں نمبر وار ذیلی حاشیوں میں مرتب کر دیا گیا ہے اور پچھلے ایڈیشن میں جو اغلاط رہ گئی تھیں انھیں بھی درست کر دیا گیا ہے ۔

کتاب کا حصہ الف ۔ تعارف سے متعلق ہے جس میں ,,نذرانہ عقیدت،، کے عنوان سے شاہ فرید الحق صاحب کی ، ,,سید محمد منظر ، تعارف ،، کے عنوان سے رضاء المصطفی صاحب اعظمی کی ، ,,اظہار تشکر ،، کے عنوان سے خود سید محمد منظر صاحب کی اور ,,معروضات،، کے عنوان سے شاہ محی الحق صاحب فاروقی کی تحریریں شامل ہیں ۔

حصہ ب ۔ نقد و نظر پر مشتمل ہے جس میں جناب عارف ہسوی، جناب فراق گورکھ پوری ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور

مولانا محمد علی جوهر کے ,,اقتباسات،، کے علاوہ ۲٦ صفحات پر محیط ایک مبسوط مقاله جناب مجنوں گورکھ پوری کے قلم سے ہے جس کا عنوان ہے ,,حضرت آسی کی شاعری ،، ۔ اس مقالے میں محاسن کلام آسی کا بھرپور تنقیدی جائزہ، کلام سے بکثرت استشہاد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ایک اقتباس ملاحظه هو :

,,یه وہ منزل ہے جہاں نه محض صوفی پہنچ سکتا ہے نه محض شاعر ۔ بلکه صرف وہ شخص پہنچ سکتا ہے جو صوفی اور شاعر دونوں هو اور جس نے تصوف اور شاعری کو ملا کر ایک آهنگ بنا لیا هو۔ آسی مجھے مجاز اور حقیقیت کا ایک نہایت خوشگوار تصفیه معلوم هوتے هیں ۔ ان کی شاعری اس سطح سے هوتی ہے جہاں مجاز حقیقت اور حقیقت مجاز ہے۔ خود شاعر اپنے اندر اس کا احساس پاتا ہے چنانچه کہتا ہے :

دنیا میں اٹھا لائے گی فردوس بریں کو
بدمستئی صہبا و مزامیر هماری

یہی وجه ہے که آسی کے حال میں قال کا مزہ هوتا ہے اور ان کے قال میں حال کا کیف ۔ (ص ۲۷)

حصه ج ۔ خود ,,عین المعارف ،، پر مشتمل ہے جس کے آغاز میں خلیفه حضرت آسی ، جناب شاهد علی علیمی رشیدی ، سبز پوش ، کی طرف سے ایک مختصر نوٹ بعنوان ,,معذرت ،، ، اور پھر انہی کے قلم سے ,,مختصر حالات ،، کے عنوان سے ۳۴ صفحات کا ایک مضمون ہے جس میں حضرت آسی کے حالات و واقعات ، مراتب روحانی اور ان کی شاعری سے متعلق مفید معلومات مہیا کی گئی هیں۔ مثلاً ایک جگه یه بتایا گیا ہے که ,,حضرت کے کلام کا مجموعه جو میر کے چھ دیوان سے بھی زائد تھا ،، تلف هو گیا ۔ ,,دس پانچ غزلیں بھی مکمل

نہ دستیاب ہو سکیں ۔ یہ کلام جو شائع ہو رہا ہے زیادہ تر بعد کا ہے،، ۔ (ص ۷۵)

ایک اور جگہ کلام آسی میں معیار زبان و بیان پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں :

,,حضرت کے یہاں ,,اور ،، بروزن ,,غور،، لکھنا لازمی ہے اور ,,یاں ,,بجائے ,,یہاں،، اور ,,واں،، بجائے ,,وہاں،، کے بالکل ناجائز ہے۔ زمین ، مکان، آسمان وغیرہ اعلان نون کے ساتھ استعمال فرماتے تھے ۔ ،، پہ ،، بجائے ,,پر،، کے نہیں لکھتے تھے ۔ کسی لفظ میں الف کہیں نہیں دیتا ۔ خلاصہ یہ کہ جو لفظ جس طرح پر بھی بولا جاتا ہے نظم میں بھی اسی طرح آنا چاہیئے ۔ اگر یہ نہیں ہے تو ناظم کے کمال میں کلام ہے۔ غرض قواعد اتنے سخت تھے کہ دوسرے کا چلنا مشکل ہے ،، ۔ (ص ۷۴) ۔

,,عین المعارف،، کا بیشتر حصہ (ص ۹۳ ۔ تا ۲۵۱) ,,غزل،، کے ذیل میں رکھا گیا ہے ۔ اسی میں کہیں کہیں ,,قطعہ،، و ,,فرد،، کو بھی ڈال دیا گیا ہے ۔ دوسرا حصہ ,,مخمس،، (ص ۲۵۵ ۔ تا ۲۷۵) اور تیسرا ,,مثلث،، (ص ۲۷۹ ۔ تا ۲۸۳) کا ہے۔ بعد ازاں اسی طرح مختصر حصے ,,سلام،، ,,قصیدہ،، ,,قطعہ تاریخ،،اور ,,رباعی،، کے ہیں ۔ ان حصــوں مــیں اردو کے علاوہ فارسی اور کچھ ہندی اشعار بھی شامل ہیں ۔ ,,اختتامیہ،، کے ذیل میں سید محمد منظر صاحب کی طرف سے ,,درخواست دعا،، مولانا غلام محمد یسین صاحب کی طرف سے پاکستان مــیں عین المعارف کی اشاعت کے لئے اجازت نامے کا عکس اور حضرت شاهد علی علیمی سبز پوش ، پیر سید عبدالشکور صاحب اور سید محمد منظر صاحب کی تصاویر دی گئی ہیں ۔ جلد ، کاغذ کتابت و طباعت کا معیار نہایت اعلی ہے۔

نمونہ کلام

شعر گوئی ، نہ سمجھنا کہ مرا کام ہے یہ
قالب شعر میں آسی فقط الہام ہے یہ

غبار ہو کے بھی آسی پھرو گے آوارا
جنون عشق سے ممکن نہیں ہے چھٹکارا

دیکھ لیتے تھے اِسی طرح کسی کو اُس میں
آئنہ دیکھ کے یاد آتی ہے صورت اُس کی

سونے دشت ایک قدم ، ایک ترے گھر کی طرف
سر میں سودا ہے تو ملنے کی تمنا دل میں
نور کے واسطے ظلمت ہے مقدّم شاید
پُتلیاں آنکھوں میں ھیں اور سویدا دل میں

ربــاعـی

کیـوں نقطۂ موھـوم بنایا ھم کـو
کیـوں دائـرۂ فنـا میں لایا ھم کـو
وہ سہو نویـس تھـا نہ ھم حـرف غلط
کیـوں صفحـۂ ھستـی سے مٹایا ھم کـو

(ڈاکٹر خورشید رضوی)

●●●